

شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

تحریر: حضرت سید محمد وجیہ السیما عرفانی چشتی

بزم عرفانی
Bazm e Irfani



شیخ الاسلام والمسلمین

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

تحریر: حضرت سید محمد وجیہ السیما عرفانی چشتی

کائنات ارضی میں ساتویں صدی ہجری کا آغاز نور حق کے اس آفتاب سے طلوع ہوا۔ جس کے پرتو فیض نے پتھروں کو گداز کیا۔ کافروں کو اسلام کی دولت بخشی۔ مردہ دلوں کو نام حق کی زندگی عطا کی سوئے ہوئے کو بیدار کیا۔ جاگتوں کو ہوشیار کیا ہوش مندوں کو راہ حق پر چلایا منزل دوست کے مسافروں کی دستگیری کی۔ اہل حال کے قالوں کو آستان یار سے شناسا کیا۔ اور ارباب مشاہدہ کو حضوری دوست کی نعمتوں سے مالا مال کیا۔ اس ذات گرامی کا نام ہے شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اس عمودہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے نور کا وہ چراغ بن کر نمودار ہوئے کہ خود رب کائنات جس کی تابانیوں کا ہمیشہ کیلئے محافظ ہے یہ چراغ ہدایت، فیضان رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روشن ہوا اور اس نے ہر دشت صحرا ہر آبادی و ویرانہ اور عالم امکان کے ہر گوشے کو اپنے قدسی نفوس سے پرانار بنا دیا۔ اس چراغ نے دامان نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جلا پائی اسے آفتاب خانوادۂ چشت غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری نے ضیاء بخشی اور حضرت خواجہ قطب عالم خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے اسے اپنی محبّت لایزال کی تابانیوں کی گود میں پروان چڑھایا اس عالم رنگ ونور سے حضرت بابا فرید کا جمال وہ چراغ نور ابد بن کر کائنات میں روشن ہوا کہ فضائے کائنات ان کے صدقے میں نور حق سے منور ہوئی رب قدیر جل شانہ کی رحمتوں کا ابر باراں جو پاک پتن کی سمت سے جھوم کے اٹھا تو کھل کر برسا اور نام حق کی لذات و کیفیات سے ہر ایک صاحب نگاہ کو ہمیشہ کیلئے سیراب کر گیا۔

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز 582 ہجری میں ملتان کے ایک قصبے کھتوال میں پیدا ہوئے۔ بابا حضور فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے خاندان کے بزرگ کابل کے بادشاہ فرخ شاہ کی اولاد سے تھے اور سب کے سب اپنے اپنے وقت میں جلیل القدر علماء متقی اور پابند شریعت بزرگ تھے ان میں سے اکثر کا قیام لاہور شہر میں رہا جو اس زمانے میں بھی ارباب علم وتقویٰ کا مرکز تھا حضور بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے دادا قاضی شعیب اور والد گرامی حضرت قاضی جمال الدین سلیمان علم حدیث وفقہ اور تقویٰ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ اور لاہور میں قاضی کے منصب پر متمکّن تھے اہل علم وبرکت کا یہ خاندان چھٹی صدی ہجری کے آخر میں لاہور سے ملتان کے علاقے میں منتقل ہوا اور وہیں بابا حضور کی ولادت ہوئی۔

حضرت قاضی جمال الدین سلیمان کا انتقال ہوا تو حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کی عمر بہت چھوٹی تھی ان کی والدہ مکرمہ نے انہیں اپنی تربیت کی آغوش میں لیا اور ابتدائی تعلیم دینے کے علاوہ عبادات کی راہ پر لگایا والدہ مکرمہ رات کو تہجّد کیلئے اٹھتیں تو اپنے بچے کو بھی ساتھ اٹھایا کرتیں۔ فرض نمازیں ادا کرتے وقت بھی مصلے پر ساتھ ساتھ رکھا کرتیں۔ اس طرح نہایت معصوم عمر ہی میں عبادات نوافل، اللہ تعالیٰ کی یاد، درود وسلام تلاوت قرآن حکیم اور قلبی ذوق وشوق بابا حضور کے مزاج مبارک میں پوری طرح رچ بس گیا۔ اس دور میں کئی ایسی کرامات بھی ظاہر ہوئیں جن کی بناء پر والدہ کی آغوش ہی میں شیخ فرید الدین مسعود کو گنج شکر کے پیارے اور ابدی لقب سے نوازا گیا۔

بابا حضور کی عمر مبارک ہوش کی منزل میں داخل ہوئی تو اعلیٰ علوم کی تحصیل کے لئے ملتان تشریف لے گئے طالب علمی کے زمانے میں آپ کا انداز تمام ساتھیوں سے مختلف تھا۔ درسی کتابیں، نہایت توجہ، انہماک اور محنت سے پڑھتے استاد کا ادب پوری طرح ملحوظ رکھتے اور راتوں کو جب سب گہری نیند سو رہے ہوتے یہ معصوم بچہ مسجد میں اپنے معبود جل شانہ کی بارگاہ میں سربسجود ہوتا۔

اسی اثناء میں وہ ساعت سعید بھی آ گئی۔ جب بابا حضور فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو ساقی کوثر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نعمت فراواں کے صدقے میں مرکز نعمت تک پہنچایا گیا۔ یعنی قطب عالم حضور خواجہ قطب الدین بختیار کا کی اوشی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اپنے شیخ حضور خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کے نقش منزل کی تلاش میں مغربی پاکستان میں وارد ہوئے حضور ملتان پہنچ کر ایک مسجد میں نوافل کیلئے داخل ہوئے وہاں ایک نوجوان کو دیکھا پیشانی سے جمال حق ضیا بار نگاہوں میں محبّت رحمتہ للعالمین کی جلوہ سامانیاں، چہرہ زیبا۔ کیف عبودیت کا آئینہ اور سینہ پاک قرب ربانی کی نعمتوں کا مخزن خواجہ قطب عالم نے انہیں دیکھتے ہی فرمایا۔ کیا نام ہے؟ عرض کیا ۔حضور میرا نام فرید الدین مسعود ہے فرمایا سبحان اللہ تو تو فرید ہی ہے پوچھا کیا پڑھتے ہو عرض ہوا، رسالہ نافع ہے خواجہ قطب پاکؒ نے فرمایا اس سے کچھ نفع بھی ہے؟ گزارش کی نفع تو آپ کی نگاہ عنایت سے ہو گا خواجہ قطب عالمؒ اس ادائے خاص پر نہال ہو گئے اپنے خواجگان عالی کی تمام نعمتوں کا امین اس فرد فرید کو پایا۔ ہاتھ میں ہاتھ لیکر سلسلہ خواجگان چشت میں داخل فرمایا اشغال و اسباق کی تعلیم دی اور حکم فرمایا کہ علوم کی تکمیل جاری رکھیں اس کے بعد ملاقات کیلئے آئیں۔

نگاہ خواجہ نے اس نور ربانی کے حجابات اٹھا دیئے تھے اور ایک چراغ تہ داماں کو چراغ بام حرم بنا دیا تھا کچھ وقت بعد بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے ظاہری علوم تکمیل کو پہنچے اب اس چشمہ صافی سے آب حیواں کا وہ فوارہ اچھلنا تھا جس سے طالبان حق کو ہمیشہ کیلئے سیراب ہونا تھا حضور ملتان سے دوسرے علاقوں کی سیاحت کیلئے نکلے اور غزنی، قندھار، بدخشاں اور دوسرے علاقوں میں اہل علم، اہل کمال اور اہل عرفان سے ملاقاتیں کرتے ہوئے بغداد شریف پہنچے وہاں حضرت شیخ اوحد الدین کرمانی شیخ شہاب الدین سہر وردی اور دوسرے ممتاز اہل کمال کی محفلوں میں حاضر ہوئے ان سے کسب فیض کے بعد واپسی کا سفر اختیار کیا یہ دور بابا حضور فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے کمال عبادت کا تھا حضور نے اس جوانی میں ایسے

زبردست مجاہدے کئے اور ایسی ریاضتیں کیں کہ بڑی سے بڑی ہمتوں والوں کی بھی وہاں تک دسترس نہ ہوئی۔ انہی ریاضات اور مجاہدات کے پس منظر میں بابا حضور کا ایک لقب زہد الانبیاء بھی مشہور ہے۔
واپسی پر ملتان میں بابا حضور کا جی نالگا اور سیدھے دلی کا رخ کیا جہاں حضرت خواجہ قطب عالم ایک خلق خدا کو نور معرفت سے سیراب فرمارہے تھے بابا حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک طرف وفور شوق کی انتہا تھی دوسری طرف عطا و کرم کی فراوانیوں کا جوش تھا۔ خواجہ قطب عالم نے بابا حضور کو سینے سے لگایا اور بے انتہا شفقتوں سے نوازا۔ دلی میں بابا حضور کا معمول یہ رہا کہ شیخ کی محافل میں کمال آداب کے ساتھ حاضری دیتے ارشادات کو قلمبند فرماتے نسبت طریقت کے بھائیوں کی خدمت گزاری کرتے اور باقی وقت عبادات میں گزارتے اسی اثناء میں حضور خواجہ غریب نواز اجمیر شریف سے دلی تشریف لے گئے اور سیدھے اس حجرے میں پہنچے جہاں بابا حضور مصروف عبادات تھے بابا حضور اپنے دادا مرشد کو دیکھا تعظیم کیلئے اٹھنے لگے تو نقاہت کے باعث گر پڑے خواجہ غریب نواز نے باہر نکل کر حضرت خواجہ قطب عالم سے فرمایا:

شاہبازے عظیم بدام تو افتاد

بختیار بابا! آپ کا مرید شیخ فرید الدین تو وہ عظمتوں کا بے مثال شہباز ہے کہ اس کی فضائے پرواز سدرۃ المنتہی سے بھی بالا ہے۔ خواجہ غریب نواز نے وہیں اپنی خاص توجہات سے نوازا اور حضرت خواجہ قطب عالم نے کونین کی ہر نعمت ان کے سپرد کی اور حکم فرمایا۔ فرید الدین اپنے خواجگان عالی کی سنت پر قائم رہنا جاؤ اور خلق کو اپنے معبود سے شناسا کرو۔

بابا حضور فرید الدین مسعود گنج شکر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اپنے شیخ کے وصال کے بعد دلی سے ہانسی تشریف لے گئے اور وہاں سے پاک پتن تشریف لائے جسے اس زمانے میں اجودھن کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اجودھن اس دور میں کفار اور مشرکین کا ایک بڑا مذہبی مرکز تھا اور ہندوؤں کا سب سے بڑا راج

جوگی اسی علاقے میں رہتا تھا شرک وکفر کے اس مرکز میں بیٹھ کر تبلیغ اسلام کا کام کس قدر کٹھن تھا جب کہ کئی راجوں مہاراجوں کی پوری تائید وحمایت اور اثر ورسوخ بھی اسلام کیخلاف ایک مرکزی نظام قائم کرنے کیلیئے اسی علاقے میں کام کررہا تھا بابا حضور کو اپنے خواجگان عالی سے جو روایت فقر عطا ہوئی مرد درویش کی نگاہ میں جو تجلّیات جمال وجلال تھیں اور دین حق کی اشاعت کا جو سلسلہ، بابا حضور کیلیئے مقرر تھا وہ ایسا نور بن کر تاباں ہوا کہ شرک وکفر کی تاریکیاں چھٹنے لگیں، دلوں سے گمراہیوں کے غبار دھلنے لگے اور سینے نور حق سے معمور ہونے لگے۔ خود راج جوگی بابا حضور کے ہاں آیا تو بابا کی ایک ہی نگاہ گلال اسے ہمیشہ کے لئے جمال حق سے آشنا کرگئی، ہزاروں کافر ومشرکین قافلہ در قافلہ آکر مسلمان ہونے لگے بااثر اور اقتدار کی تگ ودو کرنیوالے مشرکین جب آکر دیکھتے کہ ایک مرد حق کسی دنیوی لالچ یا خوف سے ہر طرح بے نیاز ہو کر صدق ویقین کی تعلیم دیتا ہے، پلک جھپکنے میں بروں کو نیک اور نیکوں کو مہذب اور باوقار بناتا ہے اس کی تجلّیات راز اول تا آخر عین فطرت اور عین حق ہیں خود ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجاتے بابا حضور انہیں کچھ عرصہ اپنے پاس رکھتے اور شریعت وطریقت کی تربیت دینے کے علاوہ اللہ والا بنا کر واپس بھیج دیتے اس طرح پاک پتن شریف کلمہ حق کا وہ مرکز اور دین رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ منبع بنا کہ اطراف عالم کے گوشے گوشے سے لوگ یہیں کھنچے چلے آتے پھر محفلوں سے جو لوگ اٹھے انوار ربانی کے چراغ در چراغ روشن ہوتے ہی چلے گئے بابا حضور نے اس سرزمین میں جگہ جگہ مسجد بنوائیں، سرائیں تعمیر کرائیں مساکین کی کفالت کے انتظامات کیئے قرآن وحدیث کی تعلیمات کے بیسیوں مراکز قائم فرمائے۔ اپنے خلفاء میں سے حضور خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الہٰی کو دلی میں سرکار مخدوم سید علاؤ الدین علی احمد صابر پاک کو کلیر شریف میں حضرت شیخ عارف کو سیستان اور کئی دوسرے خلفاء کو مختلف علاقوں میں اپنے انوار پھیلانے کیلیئے متعیّن فرمایا یہ انوار جو بابا حضور شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کی بارگاہ سے پھیلے۔ تا ابد روشن ہیں اور جب تک اللہ کے دین کا آوازہ بلند ہے شیخ فرید کے نام کی عظمتوں کا پرچم حق بلند ہے۔